صریرخامہ
SAREER A KHAMA
TAFHEEM RESEARCH CENTRE
Category Y
ISSN Online: 3005-947X
ISSN Print: 3005-9461
Vol: 05, Issue 03 (July-September 2026)

انٹرمیڈیٹ کی سطح پر ترجمۃ القرآنِ المجید کی تدریس: ارتقاء، مسائل اور حل کا تجزیاتی مطالعہ

Teaching Translation of the Holy Qur’an at the Intermediate Level: An Analytical Study of Its Evolution, Problems, and Solutions

Abdullah Nasir
PhD Islamic Scholar, Lahore Leads University. Author Tufail Series. Lecturer In Islamic Studies, Superior College Muridke Campus, Pakistan. nasirabdullah625@gmail.com

Mehma Muraad
M.Phil Scholar, GCU Lahore. Lecturer In Islamic Studies, Superior College Muridke Campus, Pakistan. mehmagulfam@gmail.com

Mutiba Almas
Lecturer, Superior College Muridke Campus, Pakistan.
muteebaalmas313@gmail.com

Abstract:
The Holy Qur’an is the final revealed Book of Allah and the primary source of guidance for humanity. Understanding its meanings and concepts is essential for the intellectual, moral, and practical development of Muslims. In Pakistan, the teaching of Tarjamat al-Qur’an al-Majid (Translation of the Holy Qur’an) has become an integral part of the educational curriculum. This study analytically examines the development, current status, and major challenges of teaching Tarjamat al-Qur’an at the intermediate level. It focuses on teachers’ academic and pedagogical competence, students’ Arabic language proficiency, teaching methodologies, instructional resources, curriculum implementation, and institutional factors. The study identifies key challenges, including inadequate teacher training, weak Arabic foundations, limited instructional time, examination-oriented teaching, insufficient teaching materials, limited use of modern educational resources, and inadequate institutional supervision. It also proposes practical solutions to improve the effectiveness of Qur’anic translation instruction. The study aims to contribute to enhancing Qur’anic understanding, intellectual development, and practical guidance among intermediate-level students.

Keywords: Tarjamat al-Qur’an, Intermediate Level, Qur’anic Understanding, Teaching of the Qur’an, Teaching Challenges, Teacher Training, Curriculum, Teaching Methodology

مقدمہ اور پس منظر(Introduction and Background) :

قرآنِ مجید ہر مسلمان کے لیے ہدایت اور رہنمائی کا سرچشمہ ہے۔ اس کے معانی و مفاہیم کو سمجھنا اُمتِ مسلمہ کی فکری و عملی زندگی کے لیے بنیادی حیثیت رکھتا ہے۔ برصغیر میں قرآن فہمی اور تراجم کی ایک طویل روایت رہی ہے، جو آج بھی تعلیم و تربیت کا لازمی حصہ ہے۔ پاکستان میں یکساں قومی نصاب (SNC) اور مختلف حکومتی اقدامات کے نتیجے میں ترجمۃ القرآن المجید کو نصابِ تعلیم میں شامل کیا گیا ہے۔ اسی طرح ہائر ایجوکیشن کمیشن (HEC) نے بھی فہم القرآن کو انڈر گریجویٹ، ایم فل اور پی ایچ ڈی سطح پر لازمی قرار دیا ہے، جو ایک نہایت اہم پیش رفت ہے۔ اس تحقیق کا مقصد ترجمۃ القرآن المجید کی تدریس کے پس منظر، اہمیت اور موجودہ نصاب میں اس کے نفاذ کا تجزیاتی مطالعہ پیش کرنا ہے۔ مزید بر آں، اس میں تدریسی مسائل، طلباء کے رویوں اور اساتذہ کی اہلیت کا جائزہ سروے کے ذریعے لے کر بہتری کے لیے تجاویز بھی دی جائیں گی۔ یوں یہ مقالہ نہ صرف موجودہ تدریسی عمل کی اصلاح میں معاون ہو گا بلکہ قرآن فہمی کو مؤثر اور نتیجہ خیز بنانے میں بھی رہنمائی فراہم کرے گا۔

اگرچہ پاکستان میں ترجمۃ القرآن المجید کو تعلیمی نصاب کا لازمی حصہ بنایا گیا ہے، تاہم اس کے عملی نفاذ میں اساتذہ کی عدمِ تخصص، تربیت کا فقدان، تدریسی وسائل کی کمی، امتحان پر مبنی نظام، محدود تدریسی اوقات اور طلبہ کی لسانی استعداد جیسے مسائل موجود ہیں۔ زیرِ نظر تحقیق کا بنیادی مسئلہ یہ ہے کہ انٹر میڈیٹ کی سطح پر ترجمۃ القرآن المجید کی تدریس کے موجودہ نظام کا تجزیہ کرتے ہوئے ان عملی مشکلات کی نشاندہی کی جائے اور ان کے قابلِ عمل حل تجویز کیے جائیں۔

قرآنِ مجید اللہ تعالیٰ کی آخری الہامی کتاب ہے، جو تمام اقوامِ عالم کی ہدایت کے لیے نازل ہوئی۔ قرآن کا فہم ہر مسلمان پر لازم ہے اور اس سے صحیح طریقے سے استفادہ حاصل کرنے کے لیے قرآنِ مجید کے معانی و مفہوم کو سمجھنا از حد ضروری ہے۔ قرآن مجید عربی زبان میں نازل ہوا، ابتدائی طور پر اہلِ عرب ہی اس کے اولین مخاطب تھے، اس لیے ان کے لیے قرآن کے معانی و مفاہیم تک رسائی فطری تھی اور تراجم کی فوری ضرورت محسوس نہ ہوئی۔

تاہم جب اسلام کی دعوت عرب سے نکل کر عجم کی طرف پھیلی، اور غیر عرب اقوام اسلام میں داخل ہوئیں تو قرآن فہمی کے لیے تراجم کی ضرورت پیدا ہوئی۔ اس ضرورت کو محسوس کرتے ہوئے مختلف ادوار میں مختلف زبانوں میں قرآنِ مجید کے تراجم کیے گئے تاکہ ہر قوم اللہ تعالیٰ کے پیغام تک اپنی فہم کے مطابق پہنچ سکے۔ سب سے پہلے رابرٹ آف کیٹن **(Robert of ketton)** نے 1143ء میں قرآن مجید کا لاطینی زبان میں ترجمہ کیا گیا۔[1]

[1] https://www.gust.edu.kw/gsc/newsletter/issue-3/first-latin-translation-of-quran?utm-

لفظ "ترجمہ" کی لغوی تفہیم (Linguistic Meaning of Translation):

"ترجمہ" عربی زبان کا لفظ ہے جو چہار حرفی مادہ فعللۃ کے وزن پر آتا ہے۔ اہل لغت نے اس کے درج ذیل معانی بیان کیے ہیں۔

۱۔ عادات و اخلاق بیان کرنا ۲۔ کسی کے معاملے کو واضح کرنا

۳۔ ترجمہ کرنا ۵۔ سوانح عمری[2]

لفظ "قرآن" کا لغوی مفہوم (Linguistic Meaning of "Quran"):

قرآن عربی زبان کے لفظ قرء، یقراءُ اور قرءۃً سے مشتق ہے جس کے معانی جمع کرنا، شامل کرنا اور پڑھنے کے ہیں۔

قرآنِ مجید کی اصطلاحی تعریف (Terminological Definitions of the Holy Quran):

قرآنِ مجید کی تعریفات درج ذیل ہیں۔

۱۔ ڈاکٹر الخلیل مناع القطان کی تعریف:

ڈاکٹر الخلیل مناع القطان نے علومِ قرآن کی اپنی معروف تصنیف میں قرآن کی جامع تعریف ان الفاظ میں کی ہے

"کلام اللہ المنزل علی محمد ﷺ، المتعبد بتلاوتہ۔"[3]

ترجمہ: "قرآنِ مجید اللہ تعالیٰ کا وہ کلام ہے جو خاتم النبیین حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ پر نازل کیا گیا اور جس کی تلاوت کے ذریعے عبادت کی جاتی ہے۔"

۲۔ علامہ سعد الدین تفتازانی کی تعریف:

اصولِ شریعت اور علمِ کلام کے امام علامہ سعد الدین تفتازانی قرآن کی تعریف کرتے ہوئے رقم طراز ہیں۔

"المنزل علی الرسول المکتوب فی المصاحف المنقول الینا نقلاً متواترا بلا شبھۃ۔"[4]

معروف مفسر و فقیہ مفتی تقی عثمانی نے علامہ تفتازانی کی اس جامع اصطلاحی تعریف کی تائید و توثیق کرتے ہوئے واضح فرمایا ہے کہ:

"یہ تعریف تمام اہل علم کے درمیان متفق علیہ ہے اور اس میں کسی کا بھی اختلاف نہیں۔"[5]

---

[2] ۔ عبدالحفیظ بلیاوی، ابوالفضل مولانا، مصباح اللغات عربی اردو لغت، ص، ناشر المصباح، اردو بازار لاہور، 83

[3] ۔ مناع القطان، الخلیل، ڈاکٹر، مباحث فی علوم القرآن، مطبوعہ مکتبہ نعمانیہ، کوئٹہ، پاکستان، ص 20

[4] ۔ تفتازانی، مسعود بن عمر، علامہ سعد الدین، التلویح مع التوضیح، مطبوعہ شرکت علمیہ، ملتان، ص 69

[5] ۔ تقی عثمانی، مفتی، علوم القرآن، مطبوعہ مکتبہ دارالعلوم کراچی، 1431ھ طبع جدید، ص 25

۳۔علامہ عبد السلام رسمی کی تعریف :

علمِ اصول کے ممتاز عالم علامہ عبد السلام رسمی کے مطابق قرآنِ مجید کی تعریف درج ذیل ہے۔

"فالقرآن کلام اللہ و کتاب عربی انزلہ اللہ تعالیٰ علی محمد ﷺ بوحی جلی وھو المنقول الینا نقلاً متواتراً المکتوب فی المصاحف۔"[6]

"قرآنِ مجید اللہ تعالیٰ کا وہ کلام اور ایسی عربی کتاب ہے جسے اللہ تعالیٰ نے خاتم النبیین حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ کی طرف وحی جلی کے ساتھ نازل فرمایا اور وہ ہماری طرف تواتر کے ساتھ منقول اور مصاحف میں لکھا ہوا ہے۔"

۴۔علامہ محمد علی الصابونی کی تعریف :

معاصر مفسرِ قرآن علامہ محمد علی الصابونی نے قرآنِ مجید کی تفصیلی صفات کو سمیٹتے ہوئے درج ذیل الفاظ میں اس کی تعریف کی ہے۔

"ھو کلام اللہ المعجز، المنزل علی خاتم الانبیاء و المسلین بواسطۃ الامین جبریل علیہ السلام، المکتوب فی المصاحف، المنقول الینا بالتواتر المتعبد بتلاوتہ، المبدوء بسورۃ الفاتحہ ، المختتم بسورۃ الناس۔"[7]

"قرآنِ مجید اللہ تعالیٰ کا ایسا معجزانہ کلام ہے جو خاتم الانبیاء والمرسلین پر جبریلِ امین علیہ السلام کے ذریعے نازل کیا گیا، مصاحف میں لکھا گیا، تواتر کے ساتھ ہماری طرف نقل کیا گیا، اس کی تلاوت کے ذریعے عبادت کی جاتی ہے سورۃ الفاتحہ کے ساتھ شروع کیا گیا اور سورۃ الناس کے ساتھ اختتام کیا گیا۔"

۵۔امام سرخسی کی تعریف :

فقہِ حنفی کے عظیم ستون امام ابو بکر سرخسی قرآن مجید کی تعریف کرتے ہوئے فرماتے ہیں۔

"ھو القرآن المنزل علی رسول اللہ ﷺ المکتوب فی دفات المصاحف المنقول الینا علی الاحرف السبعۃ المشھورۃ نقلاً متواتراً۔"[8]

"قرآنِ مجید وہ ہے جو رسول اللہ خاتم النبیین ﷺ پر نازل کیا گیا، مصاحف کے دفات میں لکھا گیا اور مشہور سات حروف پر نقل متواترہ کے ساتھ ہماری طرف منقول ہے۔"

---

[6] ۔ عبدالسلام رسمی، علامہ، تنشیط الاذہان فی اصول تفسیر القرآن، الجامعہ العربیہ لاشاعت التوحید و السنۃ، 1425ھ ، ص 12

[7] ۔ الصابونی، محمد علی ،علامہ، التبیان فی علوم القرآن، مطبوعہ ،ا سلامی کتب خانہ لاہور، ص 8

[8] ۔ سرخسی، محمد بن احمد، علامہ، اصول السرخسی، تحقیق ابو الوفاء افغانی ، دار الکتب العلمیہ بیروت، ج1، ص 269

خلاصہ وحاصلِ کلام (Synthesis of Definitions) :

ان تمام مستند علمی آراء اور ائمہ لغت و تفسیر کی اصطلاحات کا خلاصہ یہ اخذ ہوتا ہے کہ : قرآنِ مجید اللہ رب العزت کا وہ آخری، مقدس اور معجز کلام ہے جو اللہ تعالیٰ نے فرشتوں کے سردار حضرت جبریلِ امین علیہ السلام کے ذریعے انبیاء و مرسلین کے تاجدار، خاتم النبیین حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ پر وحیِ جلی کے واسطے سے تقریباً تیئس (23) سال کے عرصے میں انسانیت کی رہنمائی کے لیے تدریجاً نازل فرمایا۔ یہ کلام بغیر کسی شک وشبہ کے ہم تک تواتر کے ساتھ منتقل ہوا ہے، مصاحف میں لکھا ہوا ہے، اور اس کا پڑھنا اور تلاوت کرنا بذاتِ خود اللہ تعالیٰ کی ایک عظیم عبادت ہے۔

ترجمہ کی بنیادی اقسام اور ان کا تجزیاتی موازنہ (Types of Translation) :

قرآنِ مجید کے معانی و مفاہیم کو عربی سے کسی دوسری زبان میں منتقل کرنے کے لیے بنیادی طور پر دو اسالیب اختیار کیے جاتے ہیں۔

ترجمہ کی اقسام:

ترجمہ کی درج ذیل دو اقسام ہیں۔

ا۔ لفظی ترجمہ ۲۔ بامحاورہ یعنی تفسیری ترجمہ

ا۔ لفظی ترجمہ:

لفظی ترجمہ سے مراد یہ ہے کہ اصل کلام (متن) کی ساخت اور حقیقت کو برقرار رکھتے ہوئے، اس کے ایک ایک لفظ کی جگہ دوسری زبان کا مترادف لفظ رکھ دیا جائے۔ اس اسلوب میں کلام کے ہر لفظ کے متبادل لفظ لانے کی پابندی کی جاتی ہے تاکہ اصل زبان کی لفظی ترتیب نمایاں رہے۔[9]

۲۔ بامحاورہ یعنی تفسیری ترجمہ

بامحاورہ یا تفسیری ترجمہ سے مراد یہ ہے کہ کسی کلام کے مجموعی مطلب اور مقصود کو دوسری زبان میں اس طرح کھول کر اور واضح انداز میں بیان کیا جائے کہ اس میں اصل متن کی سابقہ نظم و ترتیب اور کلام کے لفظ بہ لفظ معنی کو بعینہ قائم رکھنا ضروری نہ رہے۔[10]

[9] ۔خاکوانی، محمد باقر خان، ڈاکٹر، پروفیسر، پاکستان میں قرآنِ مجید کے تراجم و تفاسیر،(1947ء تا حال)، علامہ اقبال اوپن یونیورسٹی ، اسلام آباد، ص 6

[10] ۔ ایضاً: ص 7

قرآنِ مجید کا مقبول ترجمہ:

اب سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ قرآنِ مجید کا کون سا ترجمہ زیادہ بہتر ہے؟ اس حوالہ سے سید ابوالاعلیٰ مودودی نے لفظی ترجمہ کی بجائے بامحاورہ ترجمہ کو ترجیح دی ہے، لکھتے ہیں: دلائل کا خلاصہ درج ذیل ہے۔

ا۔ پہلی چیز لفظی ترجمہ کو پڑھتے وقت محسوس ہوتی ہے کہ اس میں روانی عبارت زورِ بیان، بلاغت زبان اور تاثیر کلام کا فقدان ہوتا ہے۔

۲۔ جس طرح آدمی دوسری کتابوں کو پڑھتا ہے اور ان سے اثر قبول کرتا ہے۔ اس طرح وہ ترجمہ قرآن کو نہ تو تسلسل سے پڑھ سکتا ہے اور نہ ہی اثر قبول کرتا ہے۔

۳۔ تیسری اہم وجہ یہ ہے کہ قرآنِ پاک کا طرزِ بیان تحریری نہیں بلکہ تقریری ہے اگر اس کو منتقل کرتے وقت تقریر کی زبان کو تحریر کی زبان میں تبدیل نہ کیا جائے اور جوں کا توں اس کا ترجمہ کر دیا جائے، تو ساری عبارت غیر مربوط ہو جاتی ہے۔

۴۔ قرآنِ پاک اگرچہ عربی زبان میں نازل ہوا ہے لیکن اس کے ساتھ ساتھ وہ اپنی ایک مخصوص اصطلاحی زبان بھی رکھتا ہے۔ پابندی الفاظ کے ساتھ جو تراجم کئے جاتے ہیں۔ ان میں اصطلاحی زبان کی رعایت کو ملحوظ خاطر رکھنا مشکل ہو جاتا ہے۔ پس اسی بناء پر آج کل لفظی ترجمہ کی بجائے بامحاورہ ترجمہ پسند کیا جاتا ہے۔[11]

تراجمِ قرآن کے لیے اسلامی شرائط اور فکری تحفظات (Safeguards Against Biased Translations)

بعض مستشرقین اور مسیحی مشنریوں نے تعصب کی بنیاد پر قرآنِ مجید کے تراجم کئے جن میں عقائد باطلہ اور تعلیمات فاسدہ کی بھرپور مار تھی۔ ان لوگوں کا مقصد صرف اور صرف یہ تھا کہ جو عربی زبان سے ناآشنا ہیں انہیں قرآنی تعلیمات سے متنفر کرنا تھا۔ چناں چہ اس قسم کے تراجم کے خلاف اہلِ اسلام نے احتجاج کیے اور قرآنِ مجید کے تراجم کے لیے کچھ شرائط عائد کیے جو حسب ذیل ہیں۔

ا۔ "پہلی شرط یہ ہے کہ ترجمہ قرآن میں وہی شرائط ملحوظ خاطر ہوں گے جو تفسیر میں ہوتی ہیں۔ چناں چہ قرآنِ مجید کے صرف ایسے ترجمے پر ہی اعتماد کیا جائے گا جو احادیث نبویہ، عربی لغت اور اسلامی شریعت کے معتبر اصول وضوابط کے مطابق ہو، اگر کوئی شخص اپنی ذاتی رائے سے قرآنِ مجید کا مطلب بیان کرے یا ایسی تفسیر پر اعتماد کرے جو ان مصادر سے ماخوذ نہ ہو تو اس کا کیا ہوا ترجمہ قرآن ناقابل اعتماد ہے۔

[11] ۔ مودوی،سید ابو الاعلیٰ، مولانا، دیباچہ تفہیم القرآن، ج 1، ص 7 تا 10

۲۔ دوسری شرط یہ ہے کہ مترجم گمراہانہ افکار کا حامل نہ ہو، اس شرط کا مفہوم کے اندر پایا جانا ضروری ہے، مفسر و مترجم کا رجحان و میلان جب کسی باطل عقیدہ کی جانب ہو گا تو وہ عقیدہ فاسدہ اس کی فکر و نظر پر چھا جائے گا۔ جس کا نتیجہ یہ ہو گا کہ وہ قرآنی فکر سے بہت دور نکل جائے گا اور اس کے ترجمہ و تفسیر میں بھی اس چیز کے رنگ کے آمیزش ہو گی۔

۳۔ تیسری شرط یہ ہے کہ مترجم جس زبان سے اور جس زبان میں ترجمہ کر رہا ہو وہ ان دونوں زبانوں کا بخوبی ماہر بھی ہو اور اس کے اسرار و رموز طریقے استعمال اور وضع و دلالت سے پوری طرح آگاہ ہو۔

یہ وہ شرائط ہیں جن کو پیش نظر رکھنا اس شخص کے لیے ضروری ہے جو کسی زبان میں قرآنِ مجید کا ترجمہ یا تفسیر کرنا چاہتا ہے۔"[12]

برصغیر میں تراجمِ قرآن کی اولین مساعی اور تجدیدی خدمات(Early Translation Efforts) :

برصغیر میں قرآن فہمی کی روایت نسبتاً جلد پروان چڑھی۔ مسلمانوں کی ایک بڑی تعداد عربی زبان سے ناآشنا تھی، چنانچہ یہاں قرآنِ مجید کو مقامی زبانوں میں منتقل کرنے کی ضرورت شدت سے محسوس کی گئی۔ برصغیر میں شروع سے ہی قرآنِ مجید کے معانی کو آسان زبان میں لوگوں تک پہنچانے کے لیے بے شمار کوششیں ہوتی رہیں انہیں میں سے ایک حضرت شاہ ولی اللہ دہلوی ہیں جنہوں نے "فتح الرحمٰن بترجمۃِ القرآن" کے عنوان سے سب سے پہلے قرآنِ مجید کا ترجمہ فارسی زبان میں کیا، جس کی تکمیل رمضان المبارک 1151ھ بمطابق دسمبر 1738ء میں ہوئی۔ اس کے بعد حضرت شاہ ولی اللہ محدث کے بیٹے حضرت شاہ محمد رفیع الدین دہلوی نے 1200ھ بمطابق1786ء میں اردو زبان میں قرآنِ مجید کا پہلا مکمل لفظی ترجمہ کیا۔[13] اور پھر اِن کے بعد اِن کے بھائی حضرت شاہ محمد عبدالقادر دہلوی نے 1205ھ بمطابق1790ء میں اردو زبان میں "موضع القرآن" کے نام سے قرآنِ مجید کا بامحاورہ ترجمہ کیا۔[(14)] جو اردو زبان میں قرآن کے اولین تراجم شمار ہوتے ہیں۔ ان تراجم نے برصغیر میں ایک ایسی علمی روایت کو جنم دیا جو آج تک جاری و ساری ہے۔ وقت کے ساتھ ساتھ اردو زبان میں بے شمار علمی، تفسیری اور آسان تراجم منظرعام پر آئے جنہوں نے قرآنِ مجید کے پیغام کو عام مسلمانوں تک پہنچانے میں کلیدی کردار ادا کیا۔

برصغیر پاک و ہند میں دینی تعلیم کی روایت ایک طویل تاریخ رکھتی ہے۔ شروع میں برصغیر کے مدارس میں قرآنِ مجید کی تعلیم صرف تلاوت یا حفظ تک محدود تھی، اور فقہ، اصولِ فقہ، حدیث اور دیگر علوم کی تعلیم کو زیادہ اہمیت حاصل تھی۔ برصغیر کے

[12] ۔ خاکوانی، محمد باقر خان، ڈاکٹر، پروفیسر، پاکستان میں قرآنِ مجید کے تراجم و تفاسیر،(1947ء تا حال)، علامہ اقبال اوپن یونیورسٹی، اسلام آباد، ص 10

[13] ۔ دائرہ معارف اسلامیہ، مطبوعہ دانش گاہ پنجاب، لاہور، 1973ء، ج10، ص 318

[14] ۔ مجید اللہ قادری، ڈاکٹر، پروفیسر، اردو تراجم قرآن کا تقابلی مطالعہ، ادارہ تحقیقاتِ امام احمد رضاانٹر نیشنل کراچی، لاہور، مارچ 2007ء، ص11

پورے حصے میں خصوصاً اسلامی درسگاہوں، سکولوں، کالجزوں اور یونیورسٹیوں میں یہ قرآنِ مجید کا مضمون ترجمہ قرآنِ کریم کے نام سے پڑھایا جاتا ہے۔

دینی تعلیم کی روایت اور نظامِ مدارس میں تدریسِ ترجمہ قرآن(Quranic Education in Seminaries) :

دارالعلوم دیوبند(1866ء) کا قیام اس باب میں ایک سنگِ میل کی حیثیت رکھتا ہے۔ یہاں پر درسِ نظامی میں قرآنِ مجید کا اردو ترجمہ پڑھانے کو باقاعدہ نصاب کا حصہ بنایا گیا۔ مدارس کے دیگر معروف ادارے جیسے ندوۃ العلماء لکھنؤ(1883ء)اور جامعہ مظاہر العلوم سہارنپور نے بھی اپنے نصاب میں ترجمہ قرآن شامل کیا تاکہ طلبہ قرآن کے پیغام کو براہِ راست سمجھ سکیں۔ آج پاکستان میں تمام مکاتبِ فکر کے مدارس میں اردو ترجمہ قرآن نصاب کا لازمی حصہ ہے۔

تعلیمی پالیسیوں کا تاریخی پس منظر اور تدریسِ ترجمہ قرآن کا جائزہ(Historical Policy Review) :

قیام پاکستان ۱۴ اگست ۱۹۴۷ء کے بعد کراچی میں پہلی تعلیمی کانفرنس منعقد ہوئی جس میں نئے ملک کے لیے تعلیمی خدوخال کی سفارشات پیش کیں گئیں۔ قومی تعلیمی کمیشن ۵ جنوری ۱۹۵۹ء، قومی تعلیمی پالیسی ۱۹۷۲ء، قومی تعلیمی پالیسی ۱۹۷۹ء، قومی تعلیمی پالیسی ۱۹۹۲ء، قومی تعلیمی پالیسی ۱۹۹۸ء تا ۲۰۱۰ء، قومی تعلیمی پالیسی ۲۰۰۹ء، قومی تعلیمی پالیسی 2017ء تا 2025ء(ڈرافٹ)اور قومی تعلیمی پالیسی فریم ورک 2018ء تک کی تعلیمی پالیسیوں میں کسی ایک پالیسی میں بھی قرآنِ مجید کے ترجمہ کو لازمی مضمون کی حیثیت حاصل نہیں رہی۔

حالیہ قانونی اقدامات اور یکساں قومی نصاب(Legal Reforms and SNC) :

جماعت اسلامی کے ممبر صوبائی اسمبلی ڈاکٹر وسیم اختر مرحوم نے 2017ء میں پنجاب لازمی تدریس قرآن ایکٹ کا بل پیش کیا۔ جس کو مئی 2018ء میں منظور کیا گیا لیکن اس کا نفاذ فوری نہ ہو سکا۔ 18 دسمبر 2020ء کو لاہور ہائی کورٹ نے تدریس قرآنِ مجید ناظرہ اور ترجمہ کو 2021ء کے سلیبس میں لازمی مضمون کی حیثیت سے شامل کرنے کا حکم دیا۔ ۲۰۲۰ء میں حکومتِ پاکستان نے یکساں نصاب تعلیم (SNC) کا آغاز کیا۔ اس بل کے مطابق پہلی جماعت تا پانچویں جماعت تک ناظرہ قرآنِ مجید اور چھٹی جماعت سے بارھویں جماعت تک مکمل ترجمہ قرآنِ مجید کی تدریس لازمی ہو گی۔ تاہم (وزارتِ تعلیم) پنجاب ٹیکسٹ بک بورڈ نے 26 جولائی 2021ء کو مذکورہ بالا ایکٹ کے تحت ایک نیا نوٹیفیکیشن کی طرف جاری کیا جس میں پرائمری جماعتوں کے لیے ناظرہ قرآن اور چھٹی تا بارھویں تک قرآن مجید معہ اردو ترجمہ کو لازمی مضمون کی حیثیت حاصل ہوئی۔ اور اس مضمون کو "ترجمۃ القرآنِ المجید" کے نام سے نصاب میں شامل کیا گیا۔ جولائی 2022ء میں باقاعدہ طور پر ترجمۃ القرآنِ المجید برائے جماعت ششم تا جماعت نہم" کے نصاب کو پنجاب ٹیکسٹ بک بورڈ کی ویب سائٹ پر جاری کیا۔

نصاب میں لازمی تدریسِ قرآن کے اہداف و مقاصد (Aims and Objectives):

تدریسِ قرآنِ مجید بطور لازمی مضمون کے بنیادی اہداف و مقاصد درج ذیل ہیں:

1۔ آئینِ پاکستان کے آرٹیکل 31 اور پنجاب لازمی تدریسِ قرآنِ مجید ایکٹ 2018ء کی روشنی میں ضروری اور لازم ہے کہ:

الف۔ پاکستان کے مسلمان شہری انفرادی اور اجتماعی دونوں سطحوں پر اسلام کے رہنما اصولوں اور بنیادی تصوّرات کے مطابق اپنی زندگیاں ڈھال سکیں۔

ب۔ قرآن و سنّت کی روشنی میں حیاتِ انسانی کے حقیقی مقصد کو سمجھ سکیں۔

ج۔ عربی زبان کو سیکھنے اور سمجھنے کے رجحان میں اضافہ ہو سکے۔

د۔ باہمی اتحاد و یگانگت اور اسلام کے اعلیٰ اخلاقی معیارات کو فروغ مل سکے۔

2۔ قرآنِ مجید کی تلاوت کی اہمیّت اور اس کے آداب سے واقف ہو سکیں۔

3۔ قرآنِ مجید کی تلاوت درست تلفّظ، رموزِ اوقاف، تجوید اور روانی سے کر سکیں۔

4۔ قرآنِ مجید کی تعلیمات کو فرد اور معاشرے کی ترقی اور نجات کا ذریعہ سمجھ سکیں۔

5۔ حضرت محمد رسول اللہ خاتم النبیین ﷺ کی حیاتِ طیبّہ اور اُسوہ حَسَنہ کی روشنی میں قرآنِ مجید کی عظمت سے آگاہ ہو سکیں۔

6۔ اچھا اور مفید انسان بننے کے لیے قرآنِ مجید کا ترجمہ پڑھ کر قرآنی تعلیمات کو سیکھ سکیں۔

7۔ خشیّتِ الٰہی اور اخلاص کے ساتھ قرآنی تعلیمات کی اطاعت کر سکیں۔

8۔ ذوق و شوق سے اُسوہ حسنہ کی پیروی کر سکیں۔

9۔ روزمرّہ زندگی میں قرآنِ مجید کی تعلیمات سے استفادہ کر سکیں۔

10۔ قرآنِ مجید کو تمام انسانیت کی قیامت تک ہدایت اور راہ نمائی کے لیے مکمل، مستند اور آخری آسمانی کتاب سمجھ سکیں۔

11۔ قرآنِ مجید کے پیغام کو سیرتِ نبوی ﷺ کی روشنی میں عام کرنے میں اپنا کردار ادا کر سکیں۔

12۔ قرآنِ مجید کے ذریعے سے نصیحت حاصل کرنے (تذکّر) اور غور فکر (تدبّر) کا طریقہ سمجھ سکیں۔

13۔ عملی زندگی اور روزمرہ کے باہمی معاملات میں فہم قرآن اور اس کے اطلاق کی اہمیت کو سمجھ سکیں۔[15]

[15] ۔ نصاب برائے تدریسِ قرآنِ مجید بطور لازمی مضمون، پہلی سے بارھویں جماعت کے لیے، 2021، ص 1-2

حکومتِ پاکستان کے منظور شدہ ترجمہ قرآن سے استفادہ:

درسی کتب مرتّب کرتے وقت قرآنِ مجید کا صرف اور صرف وہ ترجمہ استعمال کیا جائے جو وفاقی حکومت سے منظور شدہ ہے۔ ایک ترجمے پر اتفاقِ رائے کے لیے وفاقی حکومت نے مؤرخہ 20 اپریل 2017ء کو نوٹی فکیشن نمبر 3(8)/2015/E-III کے تحت تمام مکاتبِ فکر کے جید علمائے کرام پر مشتمل ایک اعلیٰ سطحی کمیٹی تشکیل دی۔ اس کمیٹی کے تمام اراکین نے متّفقہ طور پر قرآنِ مجید کے اردو ترجمے پر اتفاق رائے کی۔ "دی علم فاؤنڈیشن، کراچی" کی جانب سے سات جلدوں میں شائع کردہ "مطالعہ قرآنِ حکیم برائے طلبا و طالبات" میں یہ متفقہ ترجمہ موجود ہے۔[16]

جماعت گیارھویں (موضوعات، حاصلاتِ تعلّم، مجوزّہ سرگرمیاں اور جائزہ) کے نصاب کا خاکہ:

موضوعات	حاصلاتِ تعلّم	مجوزّہ سرگرمیاں
ترجمہ قرآنِ مجید 1۔ سُوْرَةُ الْبَقَرَةِ: 2۔ سُوْرَةُ اٰلِ عِمْرٰنَ: 3۔ سُوْرَةُ الْاَنْفَالِ: 4۔ سُوْرَةُ التَّوْبَةِ:	طلبا و طالبات جماعت گیارھویں کے لیے منتخب درسی مواد کی تکمیل کے بعد اس قابل ہوں گے کہ: 1۔ تلاوتِ قرآن مجید کے آداب پر عمل کر سکیں۔ 2۔ متعلقہ جماعت کے لیے مختص قرآنی سورتوں کے مکمل نام اور ان کے معانی جان سکیں۔ 3۔ مذکورہ سورتوں کا تعارف کروا سکیں۔ 4۔ مذکورہ سورتوں کے مرکزی مضامین اخذ کر سکیں۔ 5۔ مذکورہ قرآنی سورتوں کا با محاورہ ترجمہ کر سکیں اور ان کا فہم حاصل کر سکیں۔ 6۔ منتخب قرآنی آیات کا بامحاورہ ترجمہ کر سکیں۔ 7۔ منتخب سورتوں کے قرآنی الفاظ کے معانی جان سکیں۔ (گیارھویں جماعت	• آدابِ تلاوت کا اعادہ • نصاب میں موجود قرآنی سورتوں کا تعارف • سُوْرَةُ الْبَقَرَةِ کی آیت 255 (آيَةُ الْكُرْسِيّ) کا ترجمہ اور مختصر فضائل پر خصوصی توجہ • سُوْرَةُ الْبَقَرَةِ کی آیت دو سو پچھتر (275) کی روشنی میں سود کی حرمت پر مختصر مضمون تحریر کرنا سُوْرَةُ اٰلِ عِمْرٰنَ کی آیت 31-32 کی روشنی میں حضرت محمد مصطفیٰ خَاتَمُ النَّبِيّٖنَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ کی اتباع اور حضرت محمد مصطفیٰ خَاتَمُ النَّبِيّٖنَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ سے محبت کے تقاضوں سے آگاہی حاصل کریں۔ • سُوْرَةُ اٰلِ عِمْرٰنَ کی آیت 159 کی روشنی میں آدابِ معاشرت و مشاورت کی اہمیّت سے آگاہی • سُوْرَةُ الْاَنْفَالِ کی آیت ساٹھ (60) کی روشنی میں عسکری تیاری کی اہمیّت سے آگاہی • سُوْرَةُ التَّوْبَةِ کی آیت چالیس (40) کی روشنی میں غارِ ثور کے واقعہ سے واقفیت • سُوْرَةُ التَّوْبَةِ کی آیت ایک سو انیس (119) کی روشنی میں اچھی صحبت کی اہمیّت سے واقفیت • جماعت گیارھویں کے نصاب میں مذکور قرآنی سورتوں کے بنیادی مضامین (ایمانیات،

[16]۔ ایضاً: ص 7

	کے لیے ذخیرہ قرآنی الفاظ کی فہرست ملاحظہ فرمائیں۔) 8۔ نصاب میں موجود قرآنی سورتوں میں مذکور قرآنی دعاؤں کو ترجمہ کے ساتھ یاد کر سکیں۔	عبادات، معاملات، معاشرت اور اخلاق) پر خصوصی توجہ • قرآنی دعاؤں کی ترجمہ کے ساتھ تفہیم • قرآنی نصوص / متن سے متعلق سوال جواب(Storming Brain) • سابقہ اسباق کا اعادہ • کوئز پروگرام، آن لائن ایپ اور دستاویزی فلم سے استفادہ
جائزہ	• متعلقہ جماعت کے لیے مقررہ حصہ قرآن کی سورتوں کا تعارف اور مرکزی مضامین پر مشتمل تفصیلی، مختصر اور کثیر الانتخابی سوالات کے ذریعے سے امتحان لیں۔ • متعلقہ جماعت کے لیے مختص ذخیرہ قرآنی الفاظ میں سے ہی ماڈل پیپرز کی طرز پر امتحان لیا جائے۔ • نمبروں کی تقسیم سے متعلق ہدایات کے لیے ماڈل پیپرز سے استفادہ کریں۔ • درج ذیل آیاتِ مبارکہ کے بامحاورہ ترجمہ کا امتحان لیا جائے: سُوْرَۃُ الْبَقَرَۃِ: 01 تا 07، 255، 275، 284 تا 286 سُوْرَۃُ اٰلِ عِمْرٰنَ: آیات 26 تا 27، 102 تا 104، 123 تا 125، 134، 190 تا 194 سُوْرَۃُ الْاَنْفَالِ: آیات 01 تا 04، 15، 45 تا 48 سُوْرَۃُ التَّوْبَۃِ: آیات 24، 38 تا 41، 60، 71 تا 72، 100، 119، 128 تا 129[17]	

جماعت بارھویں (موضوعات، حاصلاتِ تعلّم، مجوزّہ سرگرمیاں اور جائزہ): کے نصاب کا خاکہ:

موضوعات	حاصلاتِ تعلّم	مجوزّہ سرگرمیاں
ترجمہ قرآنِ المجید 1۔ سُوْرَۃُ النِّسَآءِ 2۔ سُوْرَۃُ الْمَآئِدَۃِ 3۔ سُوْرَۃُ النُّوْرِ 4۔ سُوْرَۃُ الْاَحْزَابِ 5۔ سُوْرَۃُ مُحَمَّدٍ سے سُوْرَۃُ الْحُجُرٰتِ 6۔ سُوْرَۃُ الْحَدِیْدِ سے سُوْرَۃُ التَّحْرِیْمِ	طلبا و طالبات جماعت بارھویں کے لیے منتخب درسی مواد کی تکمیل کے بعد اس قابل ہوں گے کہ: 1۔ تلاوتِ قرآن مجید کے آداب پر عمل کر سکیں۔ 2۔ متعلقہ جماعت کے لیے مختص قرآنی سورتوں کے مکمل نام اور ان کے معانی جان سکیں۔ 3۔ مذکورہ سورتوں کا تعارف کروا سکیں۔ 4۔ مذکورہ سورتوں کے مرکزی مضامین	• آدابِ تلاوت کا اعادہ • نصاب میں موجود قرآنی سورتوں کا تعارف • جماعت بارھویں کے نصاب میں مذکور قرآنی سورتوں کے بنیادی مضامین (ایمانیات، عبادات، معاملات، معاشرت اور اخلاق) پر خصوصی توجہ • سُوْرَۃُ الْاَحْزَابِ کی آیت 40 کی روشنی میں عقیدہ ختم نبوت کے موضوع پر جامع مضمون تحریر کرنا • سُوْرَۃُ الْمَآئِدَۃِ کی آیات 90 تا 92 میں مذکور معاشرے میں فساد کا سبب بننے والی برائیوں سے آگاہی • سُوْرَۃُ الْاَحْزَابِ کی آیت 06 کی روشنی میں ازواجِ مطہرات رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْھُنَّ کے مقام و مرتبہ اور فضائل سے آگاہی

[17] ۔ نصاب برائے تدریسِ قرآنِ مجید بطور لازمی مضمون، پہلی سے بارھویں جماعت کے لیے، 2021، ص 26-27

	اخذ کر سکیں۔ 5۔ مذکورہ قرآنی سورتوں کا با محاورہ ترجمہ کر سکیں اور ان کا فہم حاصل کر سکیں۔ 6۔ منتخب قرآنی آیات کا بامحاورہ ترجمہ کر سکیں۔ 7۔ منتخب سورتوں کے قرآنی الفاظ کے معانی جان سکیں۔(بارھویں جماعت کے لیے ذخیرہ قرآنی الفاظ کی فہرست ملاحظہ فرمائیں۔) 8۔ نصاب میں موجود قرآنی سورتوں میں مذکور قرآنی دعاؤں کو ترجمہ کے ساتھ یاد کر سکیں۔	• سُوْرَةُ الْاَحْزَابِ کی آیت 33 کی روشنی میں اہلِ بیت اطہار رَضِيَ اللهُ تَعَالٰى عَنْهُمْ کے مناقب سے روشناس ہونا • سُوْرَةُ الْاَحْزَابِ کی آیت 59 کی روشنی میں پردے کے احکام جاننا • حضرت محمد رسول اللہ خاتم النبیین ﷺ کی صاحب زادیوں کے تعارف اور مقام و مرتبہ سے روشناس ہونا • سُوْرَةُ الْفَتْحِ کی آیت 18 کی روشنی میں بیعتِ رضوان کے واقعہ سے روشناس ہونا • سُوْرَةُ الْفَتْحِ کی آیت 29 کی روشنی میں صحابہ کرام رَضِيَ اللهُ تَعَالٰى عَنْهُمْ کے کی شان، مقام و مرتبہ اور فضائل و مناقب سے آگہی • سُوْرَةُ الْجُمُعَةِ کی آیت 02 اور 03، سُوْرَةُ الصَّفِّ کی آیت 09 تا 13 کی روشنی میں حضرت محمد رسول اللہ خاتم النبیین ﷺ کی بعثت کے مقاصد اور امت کی ذمہ داریوں سے آگہی • قرآنی دعاؤں کی ترجمہ کے ساتھ تفہیم • قرآنی نصوص / متن سے متعلق سوال جواب (Storming Brain) • سابقہ اسباق کا اعادہ • کوئز پروگرام، آن لائن ایپ اور دستاویزی فلم سے استفادہ
جائزہ	• متعلقہ جماعت کے لیے مقررہ حصہ قرآن کی سورتوں کا تعارف اور مرکزی مضامین پر مشتمل تفصیلی، مختصر اور کثیر الانتخابی سوالات کے ذریعے سے امتحان لیں۔ • متعلقہ جماعت کے لیے مختص ذخیرہ قرآنی الفاظ میں سے ہی ماڈل پیپرز کی طرز پر امتحان لیا جائے۔ • نمبروں کی تقسیم سے متعلق ہدایات کے لیے ماڈل پیپرز سے استفادہ کریں۔ • درج ذیل آیاتِ مبارکہ کے بامحاورہ ترجمہ کا امتحان لیا جائے: سُوْرَةُ النِّسَاءِ منتخب آیات (01 تا 02، 09 تا 10، 29 تا 32، 58 تا 59) سُوْرَةُ الْمَآئِدَةِ منتخب آیات (08 تا 10، 38 تا 40، 48 تا 49، 83 تا 86) سُوْرَةُ النُّوْرِ منتخب آیات (01 تا 03، 28 تا 31، 55 تا 56) سُوْرَةُ الْاَحْزَابِ منتخب آیات (35 تا 36، 40 تا 48، 56 تا 59، 70 تا 71) سُوْرَةُ الْفَتْحِ منتخب آیات (18، 29)	

سُوْرَۃُ الْحُجُرٰتِ	منتخب آیات (01 تا 05، 10 تا 13)	
سُوْرَۃُ الْحَشْرِ	منتخب آیات (18 تا 24)[18]	

تدریسِ ترجمہ قرآنِ مجید:

- قرآن مجید کتابِ ہدایت ہے اور زندگی کے تمام شعبوں میں درکار راہ نمائی کے لیے قرآن و سنّت ہی بنیادی مآخذ ہیں۔ ان پر عمل پیرا ہو کر ایسا انسانی کردار تشکیل پاتا ہے جس سے مثالی اور فلاحی معاشرہ وجود میں آتا ہے جو عصرِ حاضر کی اشد ضرورت ہے۔
- تفہیمِ قرآن کی صلاحیت پیدا کرنے کا مقصد بھی یہی ہے کہ طلبا و طالبات صرف ترجمہ کا رٹا نہ لگائیں بلکہ اللہ تعالیٰ کے آفاقی پیغام کو اپنے معمولاتِ زندگی میں شامل کر سکیں۔
- تدریسِ قرآنِ مجید (ناظرہ و ترجمہ اور تلاوت) کی مؤثر تدریس کے تناظر میں اساتذہ کرام کے لیے جامع تربیتی نظام وضع کر کے استفادہ کیا جائے۔
- کسی بھی زبان میں فہم حاصل کرنے کے لیے ذخیرہ الفاظ اور قواعد کی ضرورت ہوتی ہے۔ قرآنِ مجید عربی زبان میں ہے اور اس کا ذخیرہ الفاظ اور قواعد وسیع ہیں۔ تدریسِ قرآنِ مجید کو بہ طریق احسن انجام دینے کے لیے ضروری ہے کہ طریقہ تدریس میں اس بات کا خیال رکھا جائے کہ کم سے کم ذخیرہ الفاظ اور قواعد کا استعمال کیا جائے تاکہ تعلیمی اداروں کے لیے طے کردہ اوقات کار میں طلبا و طالبات میں قرآن فہمی کی مہارت پیدا کی جا سکے۔
- اس مقصد کے حصول کے لیے، بوجھل اصطلاحات اور رٹے کی بجائے "تصوّر سازی" اور "آسان سے مشکل" کے اصولوں کو مدّ نظر رکھتے ہوئے تدریس کی جائے۔
- مزید بر آں شاملِ نصاب آیاتِ مبارکہ سے متعلق ایسی عملی مشقیں اور سرگرمیاں کروائیں جن کے ذریعے سے طلبا و طالبات میں قرآن فہمی کی صلاحیت پیدا ہو اور ان کے اخلاق و کردار کی قرآن و سنّت کی روشنی میں تربیت ممکن ہو سکے۔

18۔ نصاب برائے تدریسِ قرآنِ مجید بطور لازمی مضمون، پہلی سے بارھویں جماعت کے لیے، 2021، ص 28-29

- سبق کی تدریس کے آغاز میں آیاتِ مبارکہ سے درست تلفّظ کے ساتھ تلاوت کرائی جائے۔ طلبا و طالبات کو نئے الفاظ بورڈ پر لکھ کر سمجھائے اور یاد کروائے جائیں۔
- طلبا و طالبات کو قرآنی سورتوں کا تعارف، مرکزی مضامین، خلاصہ اور اہم نکات کی تفہیم کرائی جائے۔
- سوال کے ذریعے سے طلبا و طالبات کی سوچ اور تخیّل کا اندازہ کیا جاسکتا ہے، لہٰذا طلبا و طالبات کی حوصلہ افزائی کی جائے کہ وہ دورانِ تدریس سوال پوچھیں کیوں کہ سوال پوچھنا ایک مؤثر تدریسی طریقہ ہے۔
- طلبا و طالبات کو سوالات کے جواب دینے کے لیے مناسب وقت دیا جائے اور اُن کی مناسب راہ نمائی کی جائے۔
- سبق پڑھانے سے قبل اس موضوع کے متعلق اساتذہ کرام طلبا و طالبات سے بات چیت کریں اور موضوع کے بارے میں ایک دو جملوں میں خیالات پیش کرنے کا کہیں۔
- مباحثہ (Discussion) بھی ایک مفید طریقہ تدریس ہے۔ دورانِ تدریس اس طریقہ کو بھی مثبت انداز اور ضرورت کے مطابق استعمال کیا جائے۔
- پراجیکٹ (Project) بھی قرآن فہمی کے لیے ایک مؤثر طریقہ تدریس ہے۔ تدریسِ قرآنِ مجید کے دوران میں مختلف موضوعات پر کام کرایا جائے تاکہ وہ اپنے طور پر اس کا تجزیہ کرکے پیش کرسکیں۔
- ترجمہ قرآنِ مجید کو مؤثر تفہیم کے لیے سنّت اور حدیث نبوی ﷺ سے استفادہ کیا جائے۔
- آن لائن ایپ، کوئز پروگراموں اور متعلقہ دستاویزی فلموں سے استفادہ کرتے ہوئے طلبا و طالبات میں دل چسپی پیدا کی جائے۔[19]

سرکاری اور نیم سرکاری اداروں میں ترجمہ قرآنِ مجید کی تدریس کے مسائل:

سرکاری اور نیم سرکاری اداروں میں ترجمہ قرآنِ مجید کی تدریس کے مسائل درج ذیل ہیں۔

ا۔ عربی زبان اور فہمِ دین میں مہارت رکھنے والے اساتذہ کا فقدان:

انٹر میڈیٹ سطح پر ترجمۃ القرآنِ المجید کی مؤثر تدریس کے لیے ایسے اساتذہ کی اشد ضرورت ہے جو عربی زبان کے بنیادی قواعد، صرف و نحو، لغت اور آیات مبارکہ کے شانِ نزول اور بنیادی دینی تصورات کا بھی فہم رکھتے ہوں۔ اگر استاد ان معیارات پر

[19]۔ نصاب برائے تدریسِ قرآنِ مجید بطور لازمی مضمون، پہلی سے بارھویں جماعت کے لیے، 2021، ص 31-32

پورا نہیں اترتا تو وہ طلبہ کو آیات اور جملوں کی ساخت کے باہمی ربط سے پوری طرح آگاہ کرنے سے قاصر رہے گا۔ اس لیے ترجمۃ القرآنِ المجید کی تدریس کے لیے ایسے اساتذہ کا تقرر انتہائی ضروری ہے جو عربی زبان، علوم قرآن اور دین کے بنیادی تصورات میں مناسب علمی استعداد رکھتے ہوں۔

۲۔ اساتذہ کے لیے باقاعدہ تربیتی نظام کا نہ ہونا:

کسی بھی مضمون کی تدریس کے لیے صرف علمی قابلیت کو ہونا کافی نہیں بلکہ استاد کے لیے تدریسی تربیت بھی ضروری ہے۔ ترجمۃ القرآنِ المجید کی تدریس کے لیے اساتذہ کو قرآن فہمی، ترجمہ کے اصول، تدریسی منصوبہ بندی، طلبہ کی نفسیاتی ضروریات اور جدید تدریسی طریقوں کے حوالے سے مسلسل تربیت فراہم کی جانی چاہیے۔ اگر اساتذہ کی تربیت کے لیے باقاعدہ تربیتی کورسز اور ورکشاپس کا انعقاد نہ کیا گیا تو اساتذہ اپنے ذاتی تجربے اور سابقہ طریقہ تدریس کے مطابق مضمون پڑھانے پر مجبور ہوں گے۔ اس کے نتیجے میں تدریس کے معیار میں نمایاں فرق آئے گا۔ اس مسئلے کے حل کے لیے ضروری ہے کہ متعلقہ تعلیمی ادارے اساتذۂ ترجمۃ القرآن کے لیے باقاعدہ تربیتی نظام قائم کریں اور ان کی پیشہ ورانہ ترقی کو تدریسی عمل کا مستقل حصہ بنائیں۔

۳۔ تفسیری ابحاث پر اصرار اور الفاظ و معانی سے غفلت:

ترجمۃ القرآنِ المجید کی تدریس میں ایک اہم مسئلہ یہ بھی ہے کہ اکثر اساتذہ ترجمے کے بنیادی مقصد سے آگے بڑھ کر تفسیری مباحث میں زیادہ وقت صرف کرتے ہوئے قرآنی الفاظ و معانی سے غفلت برتتے ہیں۔ اس لیے مناسب تدریسی توازن ضروری ہے جس میں پہلے طلبہ کو الفاظ و تراکیب اور آیات کے بنیادی مفہوم سے روشناس کرایا جائے اور ضرورت و موقع کے مطابق مختصر تفسیری وضاحت بھی فراہم کی جائے۔

۴۔ فہم کے بجائے نمبروں کی دوڑ اور رٹہ بازی کی حوصلہ افزائی:

سرکاری اور نیم سرکاری تعلیمی اداروں کا بنیادی مقصد صرف امتحانات میں زیادہ نمبر حاصل کرنا ہے۔ رٹہ بازی کے نتیجے میں طالب علم امتحان تو کامیابی سے پاس کر سکتا ہے، لیکن ضروری نہیں کہ وہ کسی نئی آیت یا قرآنی عبارت کا مفہوم خود سمجھنے کی صلاحیت بھی حاصل کر لے۔ اس لیے ترجمۃ القرآن کی تدریس میں ایسی سرگرمیوں اور جائزہ کے طریقوں کو فروغ دینا ضروری ہے جن سے طلبہ کی حقیقی فہم، الفاظ کے استعمال، مفہوم کی تشریح اور قرآن کے پیغام کو سمجھنے کی صلاحیت کا اندازہ ہو سکے۔

۵۔ غیر ماہر اساتذہ کے سپرد تدریس کی ذمہ داری:

ترجمۃ القرآنِ المجید کی تدریس کی ذمہ داری عربی زبان اور دینی علوم میں مہارت رکھنے والوں کے سپرد ہونی چاہیے۔ اگر اس مضمون کی تدریس کی ذمہ داری ایسے اساتذہ کے سپرد کر دی جائے جن کا علمی پس منظر اور بنیادی تخصص اس مضمون سے متعلق

نہ ہو تو تدریسی عمل کے متعدد پہلو متاثر ہو سکتے ہیں۔ تعلیمی اداروں میں یہ بات بھی دیکھنے کو آئی ہے کہ اردو اور مطالعہ پاکستان میں مہارت رکھنے والے اساتذہ کو اسلامیات اور ترجمۃ القرآنِ المجید کی تدریس کے لیے مجبور کیا جاتا ہے۔ یعنی ایک ہی وقت میں اردو، اسلامیات اور ترجمۃ القرآنِ المجید کی تدریس کے لیے ایک ہی پیریڈ ہے۔ اس لیے ضروری ہے کہ تدریسی ذمہ داریوں کی تقسیم میں استاد کی علمی قابلیت، تخصص، تجربہ اور متعلقہ مضمون پر گرفت کو بنیادی معیار بنانا ضروری ہے۔

۶۔ مضمون کو غیر اہم سمجھنا اور تاخیر سے تدریس کا آغاز:

اگر کسی تعلیمی اداروں میں ترجمۃ القرآنِ المجید کو دیگر مضامین کے مقابلے میں کم اہمیت دی جا رہی ہے تو اس کا براہِ راست اثر تدریسی وقت، اساتذہ کی عدم توجہ اور طلبہ کی دل چسپی پر پڑ سکتا ہے۔ ایسا بھی دیکھنے میں آیا ہے کہ بعض صورتوں میں ایسے مضامین کو تعلیمی سال کے ابتدائی مرحلے میں مناسب وقت دینے کی بجائے آخری ایام میں پڑھانے کا رجحان رہا ہے جس کے نتیجے میں اساتذہ سرسری طور پر متعلقہ مضمون پڑھا کر اپنے فرائض سے بری الذمہ ہو جاتے ہیں۔ ضرورت اس امر کی ہے کہ ترجمۃ القرآنِ المید کو باقاعدہ لازمی مضمون کی حیثیت سے مناسب تعلیمی وقت، تدریسی منصوبہ بندی اور ادارہ جاتی ترجیح دی جائے۔

۷۔ ہفتہ وار پیریڈز کی شدید کمی:

ترجمۃ القرآنِ المجید کی تدریس کے لیے مختص ہفتہ وار پیریڈز کی تعداد بھی تعلیمی مقاصد کو پورا کرنے میں ناکامی کا باعث ہے۔ قرآن مجید کے منتخب حصوں کا ترجمہ، الفاظ کی وضاحت، تراکیب کی تشریح، مفہوم کی تفہیم، تکرار، سوال و جواب اور طلبہ کی جانچ کے لیے مناسب وقت درکار ہوتا ہے۔ ہفتہ وار پیریڈز کم ہونے کی وجہ سے اساتذہ کو مقررہ نصاف کی بروقت تکمیل کے لیے تدریسی رفتار تیز کرنا پڑتی ہے جس کے نتیجے میں طلبہ کے سوالات، عملی مشق اور مفہوم کی وضاحت کے لیے وقت کم رہ جاتا ہے۔ اس لیے نصاب کی مقدار کو ملحوظِ خاطر رکھتے ہوئے پیریڈز کی تعداد میں اضافہ کیا جائے تاکہ تدریسی مقاصد پورا ہو سکیں۔

۸۔ محض امتحانی مشقوں پر توجہ اور عجلت کا رویہ:

اگر ترجمۃ القرآنِ المجید کی تدریس میں زیادہ توجہ صرف امتحانی سوالات، اہم سوالات اور گزشتہ امتحانات کی مشق پر مرکوز ہو جائے تو قرآن فہمی کا وسیع تعلیمی مقصد متاثر ہو سکتا ہے۔ اسی طرح نصاب کو مقررہ وقت میں مکمل کرنے کی عجلت استاد کو تفصیلی تدریس، تکرار اور طلبہ کے سوالات کے لیے کم وقت فراہم کرتی ہے۔ اس سے طلبہ امتحانات کے لیے تیار تو ہو سکتے ہیں لیکن وہ قرآنی عبارت کے مفہوم کو سمجھنے کی صلاحیت سے محروم ہو جائیں گے۔

۹۔ تدریسی معاون وسائل اور جدید ٹیکنالوجی سے عدم استفادہ:

ترجمۃ القرآنِ المجید کی تدریس صرف کتاب اور تختہ تحریر تک محدود نہیں بلکہ ڈیجیٹل وسائل، ملٹی میڈیا، پریزنٹیشنز، تعلیمی ویڈیوز، ڈیجیٹل قرآنِ مجید، آن لائن لغات اور دیگر تعلیمی ذرائع بھی تدریس کو مؤثر بنانے میں معاون ثابت ہو رہے ہیں۔ اگر اداروں میں موجود جدید وسائل سے استفادہ نہ کیا جائے تو تدریس کے بعض ممکنہ معاون ذرائع استعمال سے باہر رہ جاتے ہیں۔ کیوں کہ ٹیکنالوجی کو مقصد نہیں بلکہ تدریس معاون سمجھنا چاہیے اور اس کا مناسب استعمال طلبہ کی سطح کو سامنے رکھ کر کیا جانا چاہیے۔

۱۰۔ طلبہ کی غیر متوازن تعداد اور انفرادی توجہ کا فقدان:

کمرا جماعت میں طلبہ کی غیر مناسب تعداد بھی ترجمۃ القرآنِ المجید کی تدریس کے معیار کو متاثر کرنے والا اہم عامل ہے۔ اگر جماعت میں طلبہ کی تعداد زیادہ ہو تو استاد کے لیے ہر طالب علم کی تعلیمی ضرورت، کمزوری اور سوال کو مناسب وقت دینا مشکل ہو جاتا ہے۔ ترجمۃ القرآنِ المجید کی تدریس میں طلبہ کی انفرادی شرکت ضروری ہوتی ہے۔ بڑی جماعت میں استاد عموماً پوری جماعت کو اجتماعی انداز میں پڑھانے تک محدود ہوتا ہے جس سے کمزور طلبہ کی مشکلات بروقت سامنے نہیں آتیں۔

۱۱۔ طلبہ کے فہم کی مسلسل جانچ کا فقدان:

مؤثر اور معیاری تدریس صرف معلومات فراہم کرنے کا نام نہیں بلکہ یہ جاننے کا نام ہے کہ طلبہ نے کتنی معلومات اور کس حد کا معانی و مفاہیم کو سمجھا ہے۔ ترجمۃ القرآنِ المجید کی کلاس میں اگر طالب علم کی فہم کا مسلسل جائزہ نہ لیا جائے تو استاد کو یہ معلوم نہیں ہوتا کہ کون سے الفاظ، جملے اور آیات طلبہ کے لیے مشکل ہیں۔ اس کے لیے سب سے آسان طریقہ کار یہ ہے کہ سالانہ یا اختتامی امتحان پر انحصار کرنے کی بجائے مختصر زبانی سوالات، تحریری مشقیں، ترجمہ کی مشق، مختصر ٹیسٹ اور کمرا جماعت کی سرگرمیوں کے ذریعے جائزہ لیا جائے اور کمزور طلبہ کی اضافی راہ نمائی بھی کی جائے۔

۱۲۔ ترجمۂ قرآن کے لیے مخصوص لائبریری اور مطالعاتی سہولیات کا فقدان:

ترجمۃ القرآنِ المجید کی مؤثر تدریس کے لیے صرف درسی کتاب کا کافی ہونا نہیں بلکہ طلبہ اور اساتذہ کے لیے معاون مطالعاتی ذرائع بھی ضروری ہیں۔ تعلیمی اداروں میں مناسب لائبریری، عربی لغات اور مطالعاتی وسائل دستیاب نہ ہوں تو طلبہ کا مطالعہ صرف درسی کتب اور امتحانی نوٹس تک محدود ہو سکتا ہے۔ اس لیے تعلیمی اداروں میں ترجمۃ القرآن کے لیے مناسب مطالعاتی گوشہ یا لائبریری سہولت قائم کرنا اور طلبہ کو مستند علمی مصادر سے استفادہ کی ترغیب دینا اس مضمون کی تدریس کو زیادہ مؤثر بنانے میں معاون ہو سکتا ہے۔

ترجمۃ القرآنِ المجید کی تدریس کے مسائل کا حل:

ترجمۃ القرآنِ المجید کی تدریس کا حل درج ذیل ہے۔

ترجمہ القرآن کی تعلیم کا جدید اسلوب

قرآنِ مجید کی تعلیم میں جدید تدریسی اسلوب اور حکمتِ عملی کو اپنے کا مقصد صرف اور صرف قرآن فہمی اور قرآن کے مطالب و مفاہیم کے پیغام کو بہتر طریقے سے سمجھنے اور عملی زندگی میں اپنانا ہے۔ اس کے لیے درج ذیل طریقہ تدریس کا انتخاب کیا جائے تاکہ بہترین نتائج اخذ ہو سکیں۔

طریقۂ تدریس:

ا۔ متن کا انتخاب:

طلبہ کو قرآنِ مجید کی مخصوص آیات منتخب کروا کر ان کا مطالعہ اور ترجمہ کرنے کو کہیں۔

مثلاً: سُوۡرَةُ الۡبَقَرَة: کی ابتدائی آیات:

ذلک الکتاب لاریب فیہ۔ وغیرہ۔

۲۔ معنی و مفہوم پر بات چیت:

آیات کا ترجمہ سنیں اور ہر لفظ یا جملے کی وضاحت طلب کریں۔ اہم الفاظ جیسے "ھدی"، "متقین"، "یقین" وغیرہ پر خصوصی توجہ دلوائیں۔

۳۔ سوال و جواب کی مشق:

آسان سوالات سے ابتدا کریں اور پھر آہستہ آہستہ مشکل سوالات کی طرف بڑھیں۔

مثلاً: سوال: "کتاب سے یہاں کون سی کتاب مراد ہے؟" جواب: "قرآنِ مجید۔"

سوال: "ہدایت کس کے لیے ہے؟" جواب: "متقین کے لیے۔"

سوال: "متقین کی کیا صفات ہیں؟" جواب: "غیب پر ایمان لاتے ہیں، نماز قائم کرتے ہیں، اللہ کے دیے ہوئے مال میں سے خرچ کرتے ہیں۔

۴۔ طلبہ سے خود سے سوال بنانے کی مشق:

طلبہ سے کہیں کہ وہ خود بھی ایک یا دو سوال تیار کریں تاکہ تخلیقی انداز میں سیکھنے کی عادت پیدا ہو۔

۵۔ حاصل کلام یا خلاصۃ البحث

آخر میں خلاصہ کروائیں کہ آج کی آیات سے ہمیں کیا ہدایات ملی ہیں؟

کوئز پروگرام، آن لائن، ایپ اور دستاویزی فلم سے اِستفادہ:

کوئز پروگرام، آن لائن، ایپ اور دستاویزی فلم سے استفادہ کا طریقہ حسبِ ذیل ہے۔

۱۔ کوئز پروگرام کا اہتمام

اِس کا طریقہ کار یہ ہے کہ سورۃ البقرۃ کی منتخب آیات یا تراجم پر مبنی سوالات تیار کریں تاکہ طلبا سے وہ سوال کیے جائیں۔ گروپ بنوا کر مختصر طرز سے سوالات کیے جائیں اور جس گروپ کے سوالات کے جوابات صحیح ہوں گے ان کی حوصلہ افزائی کی جائے اور انہوں انعامات سے نوازا جائے۔

مثال سوالات:

قرآن کی پہلی سورہ کا نام کیا ہے؟ یا متقین کی صفات قرآن میں کہاں بیان ہوئی ہیں؟

یا قرآن میں سب سے لمبی سورہ کون سی ہے؟

۲۔ آن لائن ذرائع سے تدریس

اِس کا طریقہ کار یہ ہے کہ "Tanzil.net" یا "Quran.com" جیسے پلیٹ فارم سے آیات سنوائیں اور ترجمہ کروائیں۔ اور آن لائن ایپس جیسے "Quizlet" یا "Kahoot" پر قرآنی سوالات کے مقابلے کروانا۔ اور موئل ایپس کے ذریعے "Learn Quran Tajwid" ایپ سے طلبہ کو تجوید اور ترجمہ کی مشق کروائی جاسکتی ہے۔

۳۔ دستاویزی فلموں (Documentaries) کا استعمال

اِس کا طریقہ کار یہ ہے کہ قرآنی موضوعات پر دستاویزی فلموں کو دکھایا جائے جیسے قرآن کے نزول کی تاریخ، مکّہ و مدینہ کی اہمیت پر مبنی دستاویزی فلمیں۔ اسلام کی ابتدائی تاریخ یا قرآن کی حفاظت پر ویڈیوز۔

مشہور دستاویزی فلموں کی مثالیں:

"The Story of the Quran" (Islamic Documentary) اور "The Miracle of the Quran" (English/Urdu Versions) اور UMAR SERIES راہ نمائی لیں۔

نتیجۃ البحث:

ترجمۃ القرآنِ المجید کی مؤثر تدریس کے لیے ضروری ہے کہ عربی زبان اور فہمِ دین میں مہارت رکھنے والے اساتذہ مقرر کیے جائیں اور ان کے لیے باقاعدہ تربیتی پروگرام منعقد کیے جائیں۔ تدریس میں محض تفسیری مباحث یا رٹہ بازی کے بجائے قرآنی الفاظ، معانی، مفہوم اور عملی زندگی سے ان کے تعلق پر توجہ دی جائے۔

اسی طرح ترجمۃ القرآنِ المجید کے لیے مناسب ہفتہ وار پیریڈز مقرر کیے جائیں، معیاری نصابی و معاون تدریسی مواد فراہم کیا جائے اور غیر متعلقہ یا غیر ماہر اساتذہ کے سپرد یہ ذمہ داری نہ دی جائے۔ امتحانی نظام کو بھی اس انداز میں مرتب کیا جائے کہ طلبہ کی محض یادداشت نہیں بلکہ قرآن فہمی اور عملی صلاحیت کا جائزہ لیا جاسکے۔ مزید بر آں، جدید تدریسی وسائل، ڈیجیٹل ذرائع، سوال و جواب، مباحثہ، گروہی سرگرمیوں اور عملی مشقوں سے استفادہ کیا جائے۔ ادارہ جاتی سطح پر تدریسی نگرانی کا مؤثر نظام قائم کیا جائے اور نصاب سازی و تدریسی منصوبہ بندی میں تجربہ کار اساتذہ اور ماہرینِ تعلیم کو شامل کیا جائے۔ ان اقدامات کے ذریعے ترجمۃ القرآنِ مجید کی تدریس کو محض امتحانی مضمون کے بجائے ایک مؤثر ذریعۂ فہمِ قرآن بنایا جاسکتا ہے، جس کے نتیجے میں طلبہ قرآنِ مجید کے پیغام کو سمجھنے اور اسے اپنی عملی زندگی میں نافذ کرنے کے قابل ہو سکیں گے۔